........

نوائے وقت اسلام آباد

25102003

اسرائیل پاکستان اور امت مسلمہ

پروفیسر خورشید احمد

اہ

شتہ چند ماہ سے اسرائیل کو تسلیم کرنے کا سوال بڑے شدومد سے اٹھایا جا رہا ہے اور کوشش ہو رہی ہے کہ پاکستان میں اسرائیل کو تسلیم کرنے کیلئے فضاء ہموار ہو۔ یہ ایک بڑا چونکا دینے والا سوال ہے کہ آخر اس وقت یہ شوشہ کیوں چھوڑا گیا ہے؟ فلسطین میں آگ اور خون کی ہولی کھیلی جا

رہی ہے۔

انتقاضہ الا قصی کو تیسر ا سال ہے۔ ڈھائی تین ہزار مسلمان مرد عورت اور بچے اس عرصے میں شہید ہو چکے ہیں۔ ظلم و ستم کی اس نہ ختم ہونے والی سوچی کبھی اسٹرے میجی کی روشنی میں یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ اسرائیل امن کی کسی بھی تجویز پر عمل پیرا ہونے کے لیئے تیار نہیں ہے نام نہاد روڈ

میپ اور اپنی پسند کے فلسطینی وزیر اعظم اور پولیس سربراہ کے تقرر کے باوجود نہتے عوام پر ٹینکوں اور ایف 16 سے حملے ہو رہے ہیں ہدف بنا کر سیاسی قائدین اور علماء کو قتل کیا جا رہا ہے پوری عرب آبادی کو فصیلوں کے ذریعے محصور کیا جارہا ہے حتی کہ یاسر عرفات کو بھی کونے سے لگا دیا گیا ہے صاف دیکھا جا سکتا ہے کہ جسے روڈ میپ " کہا جا رہا ہے وہ ایک سراب سے زیادہ نہیں کہ فلسطینیوں کے قدموں تلے کوئی روڈ ہی نہیں میپ کی تو بات ہی کیا!

"

جنرل پرویز مشرف کے کیمپ ڈیوڈ کے دورے سے پہلے اسرائیل کو تسلیم کئے جانے کے سوال پر اچانک خود کلامی شروع ہو گئی۔ اس کے بعد سیکرٹری وزارت خارجہ اور سیکرٹری اطلاعات نے اسرائیل

کے تعلیم کئے جانے کے حق میں وعظ شروع کر دیا ۔ جنرل صاحب کے علاوہ وزیر داخلہ اور سردار عبد القیوم بھی میدان میں کود پڑے اور جولائی 2003ء کے Jan,s, Intelligcnce Di

gest نے تو اعلان ہی کر دیا کہ پاکستان اسرائیل کو

تسلیم کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ اسکے الفاظ میں:

پاکستان کے حکام خصوصیت سے مشرف سے

قریب فوجی قیادت اسرائیل کے ساتھ براہ راست

روابط قائم کرنے کا پہلے ہی فیصلہ کر چکی ہے مشرف اپنے ایجنڈے کے ساتھ مستقبل قریب میں آگے بڑھنے کیلئے پر عزم ہیں۔"

دفاعی امور کے اس مجلے کے مطابق یہ سب کچھ اس لئے کیا جارہا ہے کہ اس سے پاکستان اور اس کی فوج کو بھارت اور امریکہ سے تعلقات کے باب میں اور اسلحے کی خریداری کے لئے کچھ سہولتیں حاصل ہو جائیں گی اسرائیل کو تسلیم کرنے کا فیصلہ پاکستان کو مستحکام کرنے کی جنرل پرویز مشرف کی کوششوں، نیز ان کے اپنے سیاسی مستقبل پر لازماً اہم اثرات مرتب کرے گا۔ اس رپورٹ کا ما حصل یہ ہے کہ فیصلہ تو ہو چکا ہے البتہ جنرل مشرف اندرون ملک اور بیرون ملک اس کے ممکنہ اثرات کو ضرور جانچنا چاہتے ہیں۔“

کسی ملک کو تسلیم کرنے یا نہ کرنے کا سوال بین الا قوامی قانون سفارتکاری اور تجارت سے متعلق

ہے۔ دنیا کے ہر ملک کے لئے ضروری نہیں کہ ہر دوسرے ملک کو لازمنا تسلیم کرے، یا اس سے سفارتکاری اور تجارت کا رشتہ استوار کرے۔ بنیادی طور پر اس مسئلے کا تعلق دو ہی پہلوؤں سے ہوتا ہے ایک یہ کہ اس سے سفارتی یا تجارتی رشتہ استوار کرنا ہمارے مفاد میں ہے یا نہیں؟ پہلا سوال اپنے قانونی سیاسی اور اخلاقی پہلو رکھتا ہے اور دوسرا خالص مفادات سے متعلق ہے بین الا قوامی قانون اور

43

روایات کی روشنی میں یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ ملک جس سے آپ حالت جنگ میں نہ ہوں، آپ لازمنا اسے تسلیم کریں یا اس سے سفارتی اور تجارتی تعلقات کا رشتہ استوار کریں۔ خالص قانونی نقطہ نظر سے کسی ملک کو تسلیم کرنے کے معنی اسے جائزہ وجود (Legitimate entity) تسلیم کرتا ہے۔ بین الا قوامی قانون کی رو سے اس کے لئے اس ملک کے بارے میں چار امور یقینی ہو نا چا ہئیں۔

1 متعین جغرافیائی حدود Defined)

-Geograhical Borders)

2۔ آبادی۔

3۔

اپنے حدود میں مکمل آزادی اور 4۔ قبضہ ۔

یہ حاکمیت (Sovereignty) کے لازمی اجزاء ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے کوئی ملک ان میں سے کسی پہلو سے بھی متنازع ہو تو اسے تسلیم کرنے میں تردد کیا جاتا ہے وہ ملک یا علاقہ جو

۔

کسی دوسری قوت کے تابع (کنٹرول میں ) ہوا سے آزاد تسلیم نہیں کیا جاتا یا اگر کسی اور وجہ سے اسے جواز (Legitimacy) سے محروم تصور کیا جاتا ہو تب بھی اسے تسلیم نہیں جاتا اور یہ سلسلہ

صدیوں پر محیط ہو سکتا ہے۔

فاک لینڈ پر انگلستان کے قبضے کو ڈیڑھ سو سال سے زیادہ ہونے کے باوجود ارجنٹائن نے اسے آج تک قبول نہیں کیا۔ روس، چین، تائیوان سب ان مراحل سے گزرے ہیں۔

جموں و کشمیر کے دو تہائی حصے پر بھارت کا قبضہ ہے مگر نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزر جانے کی وجہ سے صرف قبضے کی بنیاد پر اسے قانونی جواز حاصل نہیں ہوگا۔ اسرائیل کے تعلیم کئے جانے کے سلسلے میں بھی سب سے پہلا اصولی ، قانونی اخلاقی اور سیاسی سوال یہی ہے کہ کیا اسرائیل ایک مبنی برحق جائز“ (Legitimate) ریاست ہے؟ اس کے عملی وجود ( - de facto exist tense) کے وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ان ریاستوں کو محض قبضے اور اقتدار کی وجہ سے جائز تعلیم نہیں کیا گیا اور بالآخر حالات کی تبدیلی سے آزاد قومی ریاستیں وجود میں آئیں جن کو یو این چار ٹر کے تحت سند جواز حاصل ہوئی۔ (جاری ہے)